وَالَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ مِنكُمْ وَيَذَرُونَ أَزْوَاجًا يَتَرَبَّصْنَ بِأَنفُسِهِنَّ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا (سورة البقرة ٢٣٤)
وَالْمُطَلَّقَاتُ يَتَرَبَّصْنَ بِأَنفُسِهِنَّ ثَلَاثَةَ قُرُوءٍ (سورة البقرة ٢٢٨)

عدت کے احکام ومسائل

Issues of Iddat (Waiting Period)

इद्दत के मसाइल

ڈاکٹر محمد نجیب قاسمی سنبھلی

Dr. Mohammad Najeeb Qasmi

डाक्टर मौलाना मोहम्मद नजीब क़ासमी

www.najeebqasmi.com

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، وَالصَّلاةُ وَالسَّلامُ عَلَى النَّبِيِّ الْكَرِيمِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْن.

عدت کے احکام ومسائل

عدت کے معنی: عدت کے لغوی معنی شمار کرنے کے ہیں، جبکہ شرعی اصطلاح میں عدت اس معین مدت کو کہتے ہیں جس میں شوہر کی موت یا طلاق یا خلع کی وجہ سے میاں بیوی کے درمیان جدائیگی ہونے پر عورت کے لئے بعض شرعی احکام کی پابندی لازم ہوجاتی ہے۔ عورت کے فطری احوال کے اختلاف کی وجہ سے عدت کی مدت مختلف ہوتی ہے، جس کا تفصیلی بیان آگے آرہا ہے۔

عدت کی شرعی حیثیت: قرآن وسنت کی روشنی میں امت مسلمہ متفق ہے کہ شوہر کی موت یا طلاق یا خلع کی وجہ سے میاں بیوی کے درمیان جدائیگی ہونے پر عورت کے لئے عدت واجب (فرض) ہے۔

عدت دو وجھوں سے واجب ھوتی ھے:

۱) شوھر کی موت کی وجہ سے:

☆ اگر شوہر کے انتقال کے وقت بیوی حاملہ ہے تو Delivery ہونے تک عدت رہے گی، خواہ اس کا وقت چار ماہ اور دس روز سے کم ہو یا زیادہ۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں ارشاد فرمایا: وَاُوْلَاتُ الْاَحْمَالِ اَجَلُهُنَّ اَنْ يَّضَعْنَ حَمْلَهُنَّ (سورۃ الطلاق ۴) حاملہ عورتوں کی عدت ان کے وضع حمل تک ہے۔ اس آیت کے ظاہر سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ ہر حاملہ عورت کی عدت یہی ہے خواہ وہ مطلقہ ہو یا بیوہ، جیسا کہ احادیث کی کتابوں (کتاب الطلاق) میں وضاحت موجود ہے۔

☆ حمل نہ ہونے کی صورت میں شوہر کے انتقال کی وجہ سے عدت ۴ ماہ اور ۱۰ دن کی ہوگی خواہ عورت کو ماہواری آتی ہو یا نہیں، خلوت صحیحہ (صحبت) ہوئی ہو یا نہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں ارشاد فرمایا: وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُوْنَ اَزْوَاجاً يَّتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْراً (سورۃ البقرۃ ۲۳۴) تم میں سے جو لوگ فوت ہوجائیں اور بیویاں چھوڑ جائیں تو وہ عورتیں اپنے آپ کو چار ماہ اور دس دن عدت میں رکھیں۔

۲) طلاق یا خلع کی وجہ سے:

بعض ناگزیر حالات میں کبھی کبھی ازدواجی زندگی کا ختم کردینا ہی نہ صرف میاں بیوی کے لئے بلکہ دونوں خاندانوں کے لئے باعث راحت ہوتا ہے، اس لئے شریعت اسلامیہ نے طلاق اور فسخ نکاح (خُلع) کا قانون بنایا ہے، جس میں طلاق کا اختیار صرف مرد کو دیا گیا ہے کیونکہ اس میں عادتاً وطبعاً عورت کے مقابلہ فکروتدبر اور برداشت وتحمل کی قوت زیادہ ہوتی ہے، جیسا کہ قرآن میں ذکر کیا گیا ہے۔ ﴿وَلِلرِّجَالِ عَلَيْهِنَّ دَرَجَة﴾ (سورۃ البقرۃ ۲۲۸) ﴿الرِّجَالُ قَوَّامُوْنَ عَلَى النِّسَاءِ﴾ (سورۃ النساء ۳۴) لیکن عورت کو بھی اس حق سے یکسر محروم نہیں کیا گیا ہے بلکہ اسے بھی یہ حق دیا گیا ہے کہ وہ عدالت میں اپنا موقف پیش کرکے قانون کے مطابق طلاق حاصل کرسکتی ہے جس کو خُلع کہا جاتا ہے۔

☆ اگر طلاق یا خلع کے وقت بیوی حاملہ ہے تو Delivery ہونے تک عدت رہے گی خواہ تین ماہ سے کم مدت میں ہی ولادت ہوجائے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں ارشاد فرمایا: وَاُوْلَاتُ الْاَحْمَالِ اَجَلُهُنَّ اَنْ يَّضَعْنَ حَمْلَهُنَّ (سورۃ الطلاق ۴) حاملہ عورتوں کی عدت ان کے وضع حمل تک ہے۔

﴿نوٹ﴾: اگر شوہر کے انتقال یا طلاق کے کچھ دنوں بعد حمل کا علم ہو تو عدت وضع حمل تک رہے گی خواہ یہ مدت ۹ ماہ کی ہی کیوں نہ ہو۔

☆ اگر طلاق یا خلع کے وقت عورت حاملہ نہیں ہے تو ماہواری آنے والی عورت کے لئے عدت ۳ حیض (ماہواری) رہے گی۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں ارشاد فرمایا: وَالْمُطَلَّقَاتُ يَتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ ثَلَاثَةَ قُرُوْءٍ (سورۃ البقرۃ ۲۲۸) مطلقہ عورتیں اپنے آپ کو تین حیض تک روکے رکھیں۔ ﴿نوٹ﴾: تیسری ماہواری ختم ہونے کے بعد عدت مکمل ہوگی۔ عورتوں کے احوال کی وجہ سے یہ عدت ۳ ماہ سے زیادہ یا تین ماہ سے کم بھی ہوسکتی ہے۔

☆ جن عورتوں کو عمر زیادہ ہونے کی وجہ سے حیض آنا بند ہوگیا ہو یا جنہیں حیض آنا شروع ہی نہ ہوا ہو تو طلاق کی صورت میں ان کی عدت تین مہینے ہوگی۔

جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں ارشاد فرمایا: وَالّٰئِـیْ یَـئِسْنَ مِنَ الْمَحِیْضِ مِنْ نِسَائِکُمْ اِنِ ارْتَبْتُمْ فَعِدَّتُھُنَّ ثَلاثَۃُ اَشْھُرٍ وَالّٰئِیْ لَمْ یَـحِـضْنَ (سورۃ الطلاق ۴) تمہاری عورتوں میں سے جو عورتیں حیض سے ناامید ہوچکی ہیں، اگر تم کو ان کی عدت کی تعیین میں شبہ ہو رہا ہے تو ان کی عدت تین ماہ ہے اور اسی طرح جن عورتوں کو حیض آیا ہی نہیں ہے، ان کی عدت بھی تین ماہ ہے۔

☆ نکاح کے بعد لیکن خلوت صحیحہ (صحبت) سے قبل اگر کسی عورت کو طلاق دے دی جائے تو اس عورت کے لئے کوئی عدت نہیں ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں ارشاد فرمایا: یَـا اَیُّھَـا الَّـذِیْنَ آمَنُوا اِذَا نَکَحْتُمُ الْمُؤمِنَاتِ ثُمَّ طَلَّقْتُمُوْھُنَّ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَمَسُّوْھُنَّ فَمَا لَکُمْ عَلَیْھِنَّ مِنْ عِـدَّۃٍ تَعْتَدُّوْنَھَا (سورۃ الاحزاب ۴۹) اے ایمان والو! جب تم مؤمن عورتوں سے نکاح کرو پھر ہاتھ لگانے (یعنی صحبت کرنے) سے قبل ہی طلاق دے دو تو ان عورتوں پر تمہارا کوئی حق عدت کا نہیں ہے جسے تم شمار کرو۔ یعنی خلوت صحیحہ سے قبل طلاق کی صورت میں عورت کے لئے عدت نہیں ہے۔

﴿نوٹ﴾: نکاح کے بعد لیکن خلوت صحیحہ (صحبت) سے قبل شوہر کے انتقال کی صورت میں عورت کے لئے عدت ہے۔ سورۃ البقرۃ کی آیت نمبر ۲۳۴ کے عموم و دیگر احادیث صحیحہ کی روشنی میں امت مسلمہ اس پر متفق ہے۔

﴿نوٹ﴾: نکاح کے بعد لیکن خلوت صحیحہ سے قبل طلاق دینے کی صورت میں آدھے مہر کی ادائیگی کرنی ہوگی۔ (سورۃ البقرہ ۲۳۷)

عدت کی مصلحتیں: عدت کی متعدد دنیاوی واخروی مصلحتیں ہیں جن میں سے بعض یہ ہیں:

۱) عدت سے اللہ تعالیٰ کی رضامندی کا حصول ہوتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کے حکم کو بجالانا عبادت ہے اور عبادت سے اللہ کا قرب حاصل ہوتا ہے۔ ۲) عدت کو واجب قرار دینے کی اہم مصلحت اس بات کا یقین حاصل کرنا ہے تاکہ پہلے شوہر کا کوئی بھی اثر بچہ دانی میں نہ رہے اور بچے کے نسب میں کوئی شبہ باقی نہ رہے۔ ۳) نکاح چونکہ اللہ تعالیٰ کی ایک عظیم نعمت ہے، اس لئے اس کے زوال پر عدت واجب قرار دی گئی۔ ۴) نکاح کے بلند و بالا مقصد کی معرفت کے لئے عدت واجب قرار دی گئی تاکہ انسان اس کو بچوں کا کھیل نہ بنالے۔ ۵) شوہر کے انتقال کی وجہ سے گھر / خاندان میں جو ایک خلا پیدا ہوا ہے اس کی یاد کچھ مدت تک باقی رکھنے کی غرض سے عورت کے لئے عدت ضروری قرار دی گئی۔

متفرق مسائل:

☆ حاملہ عورت (مطلقہ یا بیوہ) کی عدت ہر صورت میں وضع حمل یا سقوط حمل تک ہی رہے گی۔ ☆ شوہر کی وفات یا طلاق دینے کے وقت سے عدت شروع ہوجاتی ہے خواہ عورت کو شوہر کے انتقال یا طلاق کی خبر بعد میں پہونچی ہو۔ ☆ مطلقہ یا بیوہ عورت کو عدت کے دوران بلا عذر شرعی گھر سے باہر نکلنا نہیں چاہئے۔ ☆ کسی وجہ سے شوہر کے گھر عدت گزارنا مشکل ہو تو عورت اپنے میکے یا کسی دوسرے گھر میں بھی عدت گزار سکتی ہے۔ (سورۃ الطلاق ۱) ☆ عورت کے لئے عدت کے دوران دوسری شادی کرنا جائز نہیں ہے، البتہ رشتہ کا پیغام عورت کو اشارۃً دیا جاسکتا ہے۔ (البقرۃ ۲۳۵/۲۳۴) ☆ جس عورت کے شوہر کا انتقال ہوجائے تو اس کو عدت کے دوران خوشبو لگانا، سنگھار کرنا، سرمہ اور خوشبو کا تیل بلاضرورت لگانا، مہندی لگانا اور زیادہ چمک دمک والے کپڑے پہننا درست نہیں ہے۔ ☆ اگر چاند کی پہلی تاریخ کو شوہر کا انتقال ہوا ہے تب تو یہ مہینے خواہ ۳۰ کے ہوں یا ۲۹ کے ہوں، چاند کے حساب سے پورے کئے جائیں گے اور ۱۱ تاریخ کو عدت ختم ہوجائے گی۔ ☆ اگر پہلی تاریخ کے علاوہ کسی دوسری تاریخ میں شوہر کا انتقال ہوا ہے تو ۱۳۰ دن عدت رہے گی۔ علماء کی دوسری رائے یہ ہے کہ جس تاریخ میں انتقال ہوا ہے، اس تاریخ سے چار ماہ کے بعد ۱۰ دن بڑھادئے جائیں مثلاً ۱۵ محرم الحرام کو انتقال ہوا ہے تو ۲۶ جمادی الاول کو عدت ختم ہوجائے گی۔ ☆ اگر عورت شوہر کے انتقال یا طلاق کی صورت میں عدت نہ کرے یا عدت تو شروع کی مگر مکمل نہ کی تو وہ اللہ تعالیٰ کے بنائے ہوئے قانون کو توڑنے والی کہلائے گی جو بڑا گناہ ہے، لہذا اللہ تعالیٰ سے توبہ واستغفار کرکے ایسی عورت کے لئے عدت کو مکمل کرنا ضروری ہے۔

☆ عدت کے دوران عورت کے مکمل نان ونفقہ کا ذمہ دار شوہر ہی ہوگا۔

ڈاکٹر محمد نجیب قاسمی سنبھلی (www.najeebqasmi.com)

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمنِ الرَّحِيْم

اَلْحَمْدُ لِلّهِ رَبِّ الْعَالَمِيْن،وَالصَّلاۃ وَالسَّلامُ عَلَی النَّبِیِّ الْکَرِیم وَعَلیٰ آله وَاَصْحَابه اَجْمَعِیْن۔

Issues of Iddat (Waiting Period)

Meaning of Iddat: literally, the meaning of "Iddat" is to count, whereas "Iddat" in the Islamic Shari'ah, is a fixed period within which the wife, due to the death of her husband, or divorce/repudiation (redemption) that results in the separation of both the spouses, is bound to observe some legitimate provisions. Owing to difference in natural conditions of a woman, waiting period is varied, whose detailed discussion is mentioned below.

Legal Status of Iddat (Waiting period): In the light of the Qur'an and Sunnah, the Muslim Ummah is agreed that because of death of husband, or divorce or repudiation (redemption) and consequently being husband and wife separated, Iddat (waiting period) is obligatory (enjoinment) on the wife.

The waiting period is obligatory for two reasons:

1) Death of husband:

In case, the wife is not pregnant and her husband dies, then her Iddat (waiting period) will be **4 months and 10 days**, whether she is menstruating or not, whether she has genuine sexual intercourse or not, as Allah the Almighty says in the holy Qur'an: وَالَّذِیْنَ یُتَوَفَّوْنَ مِنْکُمْ وَ یَذَرُوْنَ أَزْوَاجاً یَّتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَّ عَشْراً And those who are taken in death among you and leave wives behind - they, (the wives, shall) wait four months and ten (days). (Baqarah 234).

If the wife is pregnant at the time of her husband's death, then the waiting period will end upon the delivery of the baby, whether its period would be less than four months and ten days or more than that. As Allah the Exalted said in the holy Qur'an: وَأُوْلاَتُ الأَحْمَالِ أَجَلُهُنَّ أَنْ یَّضَعْنَ حَمْلَهُنَّ (al-Talaq: 4), and for those who are pregnant, their term is until they give birth. It is evident from this verse that the waiting period of every pregnant woman is the same, whether she is divorced or widow, as there is obvious clarification in (Divorce Chapter) of Ahadeeth books.

2) Divorce or (Repudiation) Redemption:

In some unavoidable circumstances, sometimes ending of marriage contract is not only better for the spouses, but also it will be the biggest relief for both the families. That is why, Islamic Shari'ah has enacted the law of divorce and annulment (repudiation) of marriage pact, in which only men have been given the power of divorce, usually because, the power of thought, endurance and patience of the man is far better than the woman. As it is mentioned in the holy Qur'an: **(وَ للرّجاَلِ عَلِيْهِنَّ دَرَجَة)** and the men are a degree above them (in responsibility and authority). (Baqarah 228) (**الرَّجَالُ قَوّامُوْنَ عَلَى النِّسآءِ**) Men are in charge of women by (right of) what Allah has given one over the other (Nisaa 34). But the woman has not been deprived of the right altogether, but she has also been authorized, she can raise her case in a court according to the law and she can get repudiation (redemption).

If, at the time of divorce or repudiation, the wife is not pregnant, then her Iddat (waiting period) will be (3 periods of menses). As, Allah the Almighty has said in the holy Qur,an: **وَالْمُطَلَّقَاتُ يَتَرَبَّصْنَ بِأَنْفُسِهِنَّ ثَلاَثَةَ قُرُوءٍ** Divorced women would remain in waiting for three periods (Baqarah 228).

(Note): Iddat will end after completion of the third period. In accordance with the conditions of women, the Iddat can be more than 3 months or less than that.

If, the wife is pregnant at the time of divorce and repudiation, then, her waiting period is until the delivery of the baby, whether she gives birth in less than three months' period. As, Allah the Almighty has said in the holy Qur'an: **وَأُوْلاَتُ الأَحْمَالِ أَجَلُهُنَّ أَنْ يَّضَعْنَ حَمْلَهُنَّ** and for those who are pregnant, their term is until they give birth. (Al-Talaq 4).

(Note): If it is known after the death of husband or divorce, that she is pregnant, then, her waiting period will be the delivery of the baby, even though the period is of 9 months.

The women whose menstruation is stopped due to reaching an old age or menstruation did not yet started, and then in the event of divorce, her iddat will be three months. As, Allah the Exalted has said in the Holy Qur'an: **وَاللّاَتِيْ يَئِسْنَ مِنَ الْمَحِيْضِ مِنْ نِسَآئِكُمْ إِنِ ارْتَبْتُمْ فَعِدَّتُهُنَّ ثَلاَثَةَ أَشْهُرٍ وَ اللّاَتِي لَمْ يَحِضْنَ** "And those who no longer expect menstruation among your women - if you doubt, then their period is three months, and (also for) those who have not menstruated." (Al-Talaq 4).

After marriage, but before having sexual intercourse with the wife, if she was divorced, then there is no Iddat for that woman. As, Allah the Exalted has said in the Holy Qur'an: يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا إِذَاَ نكتحتم المؤمنات ثم طللقتموهن من قبل أن تمسوهن فما لكم عليهن من عدة تعتدونها (Al-Ahzab 49) O You who have believed, when you marry believing women and then divorce them before you have touched them, then there is not for you any waiting period to count concerning them.

(Note): In event of the death of the husband after getting marriage, but before having real sexual intercourse, then there is no Iddat for such woman also. Viewing commonness of Surat Baqarah verse 234 and in the light of other authentic Ahadeeth, there is a consensus of Muslim Ummah on this matter.

(Note): Having been entered into a marriage pact, if the husband divorced, before having sexual intercourse, then he has to pay half dower. (And if you divorce them before you have touched them and you have already specified for them an obligation, then (give) half of what you specified). (Baqarah 237)

Benefits of Iddat (Waiting Period): There are many earthy and heavenly benefits of Iddat, some of them are as under:

1) Iddat (waiting period) is the pursuit of pleasure and contentment of Allah the Exalted. As, because the obedience of Allah's commands is worship and worship is a means for nearing to Allah.
2) The most important purpose for enjoinment of Iddat is to ascertain the fact that there is no effect of the former husband in the uterus, so that no doubt should be there in the child's ancestry.
3) Since marriage is a great blessing of Allah, this is why, upon its breakage, Iddat (waiting period) becomes due.
4) For knowledge and cognition of lofty goal of marriage, Iddat has been obligated, so that it is not considered a child's play by a man.
5) Due to the death of husband, a gap and vacuum which is created in the home and family, Iddat is made obligatory for wife to keep his remembrance for some more time.

Miscellaneous Issues:

- Iddat of a woman (either divorced or widow) in all cases, will be whether delivery of baby or miscarriage (or whatsoever reason may be for that.)

- Iddat will start right after the death of husband or divorce, whether the news of death or divorce reaches the wife in late.
- The divorced or widow should not get out of the house during waiting period without legitimate reasons.
- If she faces difficulty in spending waiting period in husband's house, then she can also spend waiting period in her own family or another house. (Talaq 1)
- It is prohibited for woman to get marry to another person during Iddat, however, engagement can be done. (Baqarah 234/235)
- The woman whose husband has expired, then during waiting period, she is not allowed to use perfume, to beautify, apply eye kohl and needlessly use perfumed oil, henna and wear the most glamorous clothes.
- If the husband passed away on the first lunar day, then months have to be completed according to the lunar system, whether months is of 29 or 30 days, Iddat will end on the 11th day of the lunar system.
- If the husband dies on a day other than the first day, then Iddat will be of 30 days. There is another opinion of scholars that after four months from the date he died, 10 more days would have to be increased, for instance, he died on 15 Muharram, then her iddat will end on 26 Jamadiul Awwal.
- If the wife, in the event of death of her husband or divorce, does not observe Iddat or she began observing Iddat but did not complete, and then she will be considered a lawbreaker which is a great sin. So she has to repent and seek pardon from Allah and she must accomplish her Iddat.
- During Iddat of a divorced, the husband is fully responsible for her provision of alimony.

Mohammad Najeeb Qasmi (www.najeebqasmi.com)

Website	**http://www.najeebqasmi.com/**
Facebook	**MNajeeb Qasmi**
YouTube	**Najeeb Qasmi**
Email	**najeebqasmi@gmail.com**
WhatsApp	**+966508237446**

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمنِ الرَّحِيْم

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْن،وَالصَّلاۃ وَالسَّلامُ عَلَی النَّبِیِّ الْکَرِیم وَعَلٰی آله وَاَصْحَابه اَجْمَعِيْن۔

इद्दत के मसाइल

इद्दत के मानी

इद्दत के मानी शुमार करने और गिनने के हैं जबकि इस्तिलाह में इद्दत उस मुअय्यन मुद्दत को कहते हैं जिसमें शौहर की मौत या तलाक़ या खुलअ की वजह से मियां बीवी के दरमियान जुदाएगी होने पर औरत के लिए बाज़ शरई अहकामात की पाबन्दी लाज़िम हो जाती हैं औरत के फितरी अहवाल के इख्तेलाफ की वजह से इद्दत की मुद्दत मुख्तलिफ होती है जिसका तफसीली बयान आगे रहा है।

इद्दत की शरई हैसियत

क़ुरान व सुन्नत की रौशनी में उम्मते मुस्लिमा मुत्तफिक़ हैं कि शौहर की मौत या तलाक़ या खुलअ की वजह से मियां बीवी के दरमियान जुदाएगी होने पर औरत के लिए इद्दत वाजिब (फर्ज़) है।

इद्दत दो वजहों से वाजिब होती है

1) शौहर की मौत के वजह से

अगर शौहर के इंतिक़ाल के वक़्त बीवी हामला है तो बच्चा पैदा होने तक इद्दत में रहेगी, चाहे उसका वक़्त चार माह और दस दिन से कम हो या ज़्यादा। जैसा कि अल्लाह तआला ने क़ुरान करीम में इरशाद फरमाता है "हामला औरतों की इद्दत उनके बच्चा पैदा करने तक है।" (सूरह तलाक़ 4) इस आयत के ज़ाहिर से यही मालूम होता है कि हर हामला औरत की इद्दत यही है चाहे वह मुतल्लक़ा हो या बेवा जैसा कि अहादीस की किताबों में वज़ाहत के साथ मौज़ूद है।

हमल न होने की सूरत में शौहर के इंतिक़ाल की वजह से इद्दत 4 महीने और 10 दिन की होगी चाहे औरत को माहवारी आती हो या नहीं, खलवते सहीहा (सोहबत) हुई हो या नहीं जैसा कि अल्लाह तअला का इरशाद है "तुममें से जो लोग फौत हो जाऐं और बीवियां छोड़ जाएं तो वह औरतें अपने आपको 4 महीने और 10 दिन इद्दत में रखें" (सूरह बक़रह 234)

2) तलाक़ या खुलअ की वजह से

बाज़ नागुज़ीर हालात में कभी कभी इज़्देवाजी ज़िन्दगी का खत्म कर देना सिर्फ मियां बीवी के लिए बल्कि दोनों खानदानों के लिए बाइसे राहत होता है, इसलिए शरीअते इस्लामिया ने तलाक़ और फस्खे निकाह (खुलअ) का क़ानून बनाया है जिसमें तलाक़ का इख्तियार सिर्फ मर्द को दिया गया है, क्योंकि इसमें आदतन व तबअन औरत के मुक़ाबले फिक्र व तदब्बुर और बर्दाशत की कुव्वत ज़्यादा होती है जैसा कि क़ुरान में ज़िक्र किया गया है। लेकिन औरत को भी इस हक़ से बिल्कुल महरूम नहीं किया गया है, बल्कि उसे भी यह हक़ दिया गया है कि वह अदालत में अपना मौक़िफ पेश करके क़ानून के मुताबिक़ तलाक़ हासिल कर सकती है जिसको खुलअ कहा जाता है।

अगर तलाक़ या खुलअ के वक़्त बीवी हामला है तो बच्चा पैदा होने तक इद्दत में रहेगी चाहे तीन महीना से कम मुद्दत में ही विलादत हो जाए जैसा कि अल्लाह तआला ने कुरान करीम में इरशाद फरमाया "हामला औरतों की इद्दत उनके बच्चा पैदा करने तक है।" (सूरह तलाक़ 4)

(नोट) अगर शौहर के इंतिक़ाल या तलाक़ के कुछ दिनों बाद हमल का इल्म हो तो इद्दत बच्चा पैदा होने तक ही रहेगी चाहे यह मुद्दत 9 महीने की ही क्यों न हो।

अगर तलाक़ या खुलअ के वक़्त औरत हामला नहीं है तो माहवारी आने वाली औरत के लिए इद्दत 3 हैज़ (माहवारी) रहेगी। जैसा कि अल्लाह तआला ने कुरान करीम में इरशाद फरमाया "मुतल्लक़ा औरतें अपने आपको तीन हैज़ तक रोके रखें।" (सूरह बक़रह 228)

(नोट) तीसरी माहवारी खत्म होने के बाद इद्दत पूरी होगी। औरतों के अहवाल की वजह से यह इद्दत 3 महीने से ज़्यादा या 3 महीने से कम भी हो सकती है।

जिन औरतों को उम्र ज़्यादा होने की वजह से हैज़ आना बन्द हो गया हो या जिन्हें हैज़ आना शुरू ही न हुआ तो तलाक़ की सूरत में उनकी इद्दत तीन महीने होगी जैसा कि अल्लाह तआला ने कुरान पाक में इरशाद फरमाया "तुम्हारी औरतों में से जो औरतें हैज़ से नाउम्मीद हो चुकी हैं अगर तुम उनकी इद्दत की तायीन में शुबहा हो रहा है तो उनकी इद्दत तीन महीना है और इसी तरह जिन औरतों को हैज़ आया ही नहीं हे उनकी इद्दत भी तीन महीना है।" (सूरह तलाक़ 4)

निकाह के बाद लेकिन खलवते सहीहा (सोहबत) से पहले अगर किसी औरत को तलाक़ दे दी जाए तो उस औरत के लिए कोई इद्दत नहीं है जैसा कि अल्लाह तआला

ने क़ुरान करीम में इरशाद फरमाया "ऐ ईमान वालो! जब तुम मोमिन औरतों से निकाह करो फिर हाथ लगाने (सोहबत करने) से पहले ही तलाक़ दे दो तो उन औरतों पर तुम्हारा कोई हक़ इद्दत का नहीं है जिसे तुम शुमार करो।" (सूरह अहजाब 49) यानी खलवते सहीहा से पहले तलाक़ की सूरत में औरत के लिए कोई इद्दत नहीं हैं।

(नोट) निकाह के बाद लेकिन खलवते सहीहा (सोहबत) से पहले शौहर के इंतिक़ाल की सूरत में औरत के लिए इद्दत है। सूरह बक़रह की आयत 234 के उमूम और दूसरी अहादीसे सहीहा की रौशनी में उम्मते मुस्लिमा इस पर मुत्तफिक़ हैं।

(नोट) निकाह के बाद लेकिन खलवते सहीहा से पहले तलाक़ देने की सूरत में आधे महर की अदाएगी करनी होगी। (सूरह बक़रह 237)

इद्दत की मसलेहतें

इद्दत की बहुत सी दुनियावी व उखरवी मसलिहतें हैं जिनमें से बाज़ यह हैं:

1) इद्दत से अल्लाह तआला की रज़ामंदी का हुसूल होता है, क्योंकि अल्लाह तआला के हुकुम को बजालाना इबादत है और इबादत से अल्लाह का क़ुर्ब हासिल होता है।

2) इद्दत को वाजिब क़रार देने की अहम मसलेहत इस बात का यक़ीन हासिल करना है ताकि पहले शौहर का कोई भी असर बच्चेदानी में न रहे और बच्चे के नसब में कोई शुबहा बाकी न रहे।

3) निकाह चूंकि अल्लाह तआला की एक अज़ीम नेमत है, इसलिए इसके ज़वाल पर इद्दत वाजिब क़रार दी गई।

4) निकाह के बुलंद मक़सद की मारेफत के लिए इद्दत वाजिब क़रार दी गई, ताकि इंसान इसको बच्चों का खेल न बना ले।

5) शौहर के इंतिक़ाल की वजह से घर/खानदान में जो एक खला पैदा हुआ है उसकी याद कुछ मुद्दत तक बाकी रखने की गरज़ से औरत के लिए इद्दत ज़रूरी क़रार दी गई।

चन्द दूसरे मसाइल

– हामला औरत (मुतल्लक़ा या बेवा) की इद्दत हर सूरत में बच्चा पैदा होने तक या हमल के साक़ित होने तक रहेगी।

— शौहर की वफात या तलाक़ देने के वक़्त से इद्दत शुरू हो जाती है चाहे औरत को शौहर के इंतिक़ाल या तलाक़ की खबर बाद में पहुंची हो।
— मुतल्लक़ा या बेवा औरत को इद्दत के दौरान बेगैर किसी उज़्र के घर से बाहर निकलना नहीं चाहिए।
— किसी वजह से शौहर के घर इद्दत गुज़ारना मुश्किल हो तो औरत अपने मैके या किसी दूसरे घर में भी इद्दत गुज़ार सकती है। (सूरह तलाक़ 1)
— औरत के लिए इद्दत के दौरान दूसरी शादी करना जाएज़ नहीं है, अलबत्ता रिश्ते का पैगाम औरत को इशारतन दिया जा सकता है। (सूरह बक़रह 234, 235)
— जिस औरत के शौहर का इंतिक़ाल हो जाए तो उसको इद्दत के दौरान खुशबू लगाना, सिंगार करना, सुरमा और खुशबू का तेल बेगैर किसी ज़रूरत के लगाना, मेंहदी लगाना और ज़्यादा चमक दमक वाले कपड़े पहनना दुरुस्त नहीं है।
— अगर चांद की पहली तारीख को शौहर का इंतिक़ाल हुआ है तब तो यह महीने चाहे 30 के हों या 29 के हों चांद के हिसाब से पूरे किए जाएंगे और 11 तारीख को इद्दत खत्म हो जाएगी।
— अगर पहली तारीख के अलावा किसी दूसरी तारीख में शौहर का इंतिक़ाल हुआ है तो 130 दिन इद्दत रहेगी। उलमा की दूसरी राय यह है कि जिस तारीख में इंतिक़ाल हुआ है उस तारीख से चार महीने के बाद 10 दिन बढ़ा दिए जाएं मसलन 15 मुहर्रमुल हराम को इंतिक़ाल हुआ है तो 26 जुमादल उला को इद्दत खत्म हो जाएगी।
— अगर औरत शौहर के इंतिक़ाल या तलाक़ की सूरत में इद्दत न करे या इद्दत तो शुरू की मगर पूरी न की तो वह अल्लाह तआला के बनाए हुए क़ानून को तोड़ने वाली कहलाएगी जो बड़ा गुनाह है, लिहाज़ा अल्लाह तआला से तौबा व इस्तिगफार करके ऐसी औरत के लिए इद्दत को पूरा करना ज़रूरी है।
— इद्दत के दौरान औरत के मुकम्मल नान व नफक़ा (खाने पीने का खर्च) का जिम्मेदार शौहर ही होगा।

मुहम्मद नजीब क़ासमी (www.najeebqasmi.com)